# تم مجھے قبول ہو

## آسیہ برکت علی کے قلم سے

## ناول ہی ناول پبلیشرز


انتباہ!

یہ ناول ہماری ویب ناول ہی ناول نے رائٹر کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے

اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے ہماری جی میل پر رابطہ کریں

Visit us at. http://novelhinovel.com

Novel Hi Novel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

# تم مجھے قبول ہو

## از آسیہ برکت علی

جب میں تھک ہار کہ گھر پہنچی تو امی کافی خوش نظر آرہی تھیں .

انہیں اس قدر خوش دیکھ کر میری ساری تھکن غائب ہو چکی تھی صوفے پر بیٹھتے ہی میں نے ان کی خوشی کی وجہ پوچھ لی.

"کیا بات ہے امی آج آپ بہت خوش نظر آرہی ہیں."

دانین میری آصفیہ سے بات ہوئی ہے کل باصم آرہا ہے .

"کیوں خالہ نے باصم کو گھر سے نکال دیا" ؟

میں بے اختیار بولی تھی مجھے انتہائی بے زاری ہو رہی تھی باصم کے آنے کا سن کر میرا موڈ آف ہو چکا تھا.

اللہ نہ کرے۔۔۔۔وہ تو اس کی جاب یہاں لگ گئی ہے نہ کمپنی کی طرف سے گھر بھی ملے گا پر وہ ملنے میں کم از کم ایک دو ماہ لگ جائیں گے

آصفیہ کہہ رہی تھی تب تک باصم کسی ہوٹل میں رہ لے گا

میں نے تو صاف منع کر دیا بھئ جب خالہ کا گھر ہے تو وہ کسی ہوٹل میں کیوں جائے؟ میں نے اسے یہاں رہنے کو کہا ہے۔

امی بولتے چلی جا رہی تھیں.

امی یہ آپ نے کیا کر دیا؟؟؟

میں نے شکایتی نظروں سے امی کو دیکھا .

کیوں بھئ یہ اس کی خالہ کا گھر ہے۔اور آصفیہ اس نے تمہارے رشتے کی بات بھی کی تھی۔

اس بیچ تم دونوں ایک دوسرے کو جان لینا.

امی کی خوشی میں کوئی کمی نہیں آئی تھی میں جھنجھلا کر صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی

کیا مطلب ایک دوسرے کو جان لینا؟

جو آپ سوچ رہی ہیں نہ وہ کبھی نہیں ہو گا.

باصم میرا دشمن ہے اور ہمیشہ رہے گا.

میں غصے میں کہہ کر اپنے کمرے میں چلی آئی .

مجھے امی پر غصہ آ رہا تھا وہ ایسا کیسے سوچ سکتی ہیں.

باصم میری خالہ کا بیٹا ہے اور میرا پکا دشمن وہ بچپن سے ہی میرا دشمن تھا۔

ابو ایک سرکاری ملازم تھے میں جب آٹھ سال کی تھی وہ اس دنیا سے چلے گئے

تب میں نے باصم کو آصفیہ خالہ کے ساتھ دیکھا تھا

دس سالہ باصم معصوم لگ رہا تھا

مجھے نہیں تھا پتہ یہ بچہ معصوم نہیں بلکہ شیطان کا ابو ہے

تین ہفتوں میں باصم نے اپنا شیطانی رنگ دکھانا شروع کر دیا.

وہ جانتا تھا میں کاکروچ سے کتنا ڈرتی ہوں پھر بھی وہ کاکروچ کو اس کی موچھوں سے پکڑے میرے پیچھے پورے گھر میں بھاگتا رہتا تھا جب تک کوئی اسے روک نہ لیتا وہ مجھے بھگاتے رہتا .

کبھی میرے ہاتھ ایلفی سے جوڑ دیتا.

کبھی کچھ تو کبھی کچھ اس نے مجھے تنگ کرنے کا ہر حربہ آزمایا دو ماہ میں میری زندگی عذاب

بنادی وہ دو ماہ کیسے گزرے یہ صرف میں ہی جانتی ہوں.

جب آصفیہ خالہ اپنے گھر جا رہی تھیں میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا کیونکہ باصم

جا رہا تھا اس کے جانے کے بعد میں نے دو نفل شکرانے کے ادا کیے

اور دعا کی کہ وہ میرے زندگی میں دوبارہ کبھی نہ آئے.

مجھے باصم سے نفرت ہو گئی تھی .

پھر جب پانچ سال بعد وہ ہمارے گھر آیا پندرہ سالہ باصم بہت شریف سالگ رہا تھا بہت

خاموش ایسا لگا جیسے وہ سدھر گیا ہے

مجھے کچھ تسلی سی ہوئی

سارا کام کر کے میں سکون سے سو گئی صبح امی کی آواز میرے کانوں میں گونج رہی تھی میں

نیند سے بیدار ہوئی تو بارہ بج رہے تھے امی شور مچا رہی تھیں

پھر یاد آیا آج خالہ واپس جا رہی ہیں

امی مسلسل مجھے بلا رہی تھی

میں بنا منہ دھوئے سیدھا لاؤنج میں جا پہنچی

خالہ جانے کے لیے تیار کھڑی تھیں

امی مجھے دیکھ کر زور سے چیخ پڑی مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہ آیا

دانین یہ کا حال بنا رکھا ہے؟

امی مجھے پلکیں جھپک جھپک کر دیکھ رہی تھیں

اور خالہ خالو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے انہوں نے آیت الکرسی پڑھنے کے باوجود کوئی جن دیکھ لیا ہو۔

امی کمرے سے آئینہ لے آئیں اور میرے سامنے کیا۔

آئینہ دیکھ میری اپنی چیخ نکل گئ۔

میرے منہ پر اتنے سارے رنگ کہاں سے آ گئیں میں بلکل جن لگ رہی تھی

امی مسلسل صلواتیں سنائے جا رہی تھی۔

امی دیکھیں کو کاف کا جن

باصم کو جیسے ہنسی کا دورہ پڑ گیا تھا۔

مجھے اس کی ہنسی زہر لگ رہی تھی دل کر رہا تھا اس کے دانت توڑ دوں۔

بیٹا جاؤ جا کر منہ دھو لو

خالہ نے اپنے سپوت کو آنکھیں دکھا کر چپ کروانے کی کوشش کی تھی۔

امی اب منہ دھونے کا کوئی فائدہ نہیں یہ واٹر پروف کلرز ہیں۔

باصم اپنی ہنسی پر بہ مشکل قابو پا کر بولا۔

دل تو کیا میں اس باصم کا قتل کر دوں پر امی اور خالہ کی وجہ سے لہو کے گھونٹ بھرتے رہ گئی۔

خالہ باصم کی اس حرکت پر اسے ڈانٹنے ہی لگی تھیں کہ امی نے یاد دلایا انہیں دیر ہو رہی ہے

امی ہمیشہ اسے بچا لیتی تھیں

اس دن میں سمجھ گئی باصم کبھی نہیں سدھر سکتا۔

وہ دن اور آج کا دن مجھے اس سے نفرت ہے

دس سال بعد اس سے پھر سامنا ہو گا۔

پر اب کی بار اس نے کوئی شرارت کی تو میں بھی چپ نہیں رہوں گی۔

اب میں بچی نہیں رہی تئیس سال کی ہوں اور اسے میں جواب دو نگی اب چپ نہیں رہو نگی

۔

پوری رات جاگتی سوتی کیفیت میں سوچتی رہی۔

صبح ہوتے ہی اسکول چلی گئی

بچوں کو پڑھا رہی تھی پر دھیان کہیں اور تھا جیسے تیسے کلاس لی۔

گھر جانے کو دل نہیں کر رہا تھا کیونکہ وہاں شیطان عرف باصم آ چکا ہو گا۔

پر نا چاہتے ہوئے بھی گھر تو جانا ہی تھا۔

بلڈنگ کے پاس رکشہ رکوا کے میں رکشہ سے اتر گئی جیسے ہی چلنے لگی تو میری چپل ٹوٹ گئی۔

اب تو کوئی آپشن ہی نہیں تھا میں نے اپنے چپل ہاتھ میں اٹھا لیے اور لفٹ کی جانب چلی گئی

میں لفٹ اٗنے کا انتظار کرنے لگی اتنے میں ایک لڑکا میرے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔

وہ مجھے ہی گھور رہا تھا

آپ چپل سینے والی ہیں؟

اس کا انداز مزاحیہ تھا میں نے غصے سے اسے دیکھا لفٹ آچکی تھی میں بنا کچھ کہے لفٹ میں چلی گئی۔

کونسے فلور پر جائیں گی آپ؟ میں تو ففتھ فلور پر جاؤں گا

اگر میرا پیچھا کر رہی ہیں تو آپ بھی ففتھ فلور پر ہی جائیں گی۔

وہ بھی لفٹ میں آگیا اس نے لفٹ کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

جانا تو مجھے ففتھ فلور پہ تھا پر اس کی بات سن کر مجھے غصہ آرہا تھا۔

میں کیوں کرنے لگی آپ کا پیچھا آپ میں کوئی سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں

مجھے ایسا لگا جیسے وہ مسکرایا ہو مجھے اور زیادہ تپ چڑھ گئی۔

پہلے اپنا منہ دیکھیں چپے منہ والا ہونہہ۔

اور ہاں مجھے تھرڈ فلور پر جانا ہے۔

اس بار وہ کھل کر مسکرایا تھا اور تھرڈ فلور کا بٹن دبا دیا۔

لفٹ تھرڈ فلور پہ رک چکی تھی

اب آگے مجھے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے جانا تھا۔

میں لفٹ سے نکل کر سیڑھیوں کی طرف چلی گئی

پر مجھے کیا پتہ تھا کہ یہ کب میرے پیچھے آ گیا اور سیڑھیوں پر پہلے سے موجود تھا

میں نے اللہ سے پناہ مانگی اس شیطان مردود سے

اور بے نیاز ہو کر آگے چل پڑی۔

مجھے دیکھ کر وہ مسکرا رہا تھا آپ میرا ہی پیچھا کر رہی ہیں نہ؟

میں بنا جواب دیئے آگے چلتی رہی

اور وہ میرے پیچھے چلا آ رہا تھا

دل تو کیا اس ٹوٹے ہوئے چپل سے اس کو خوب ماروں پر میں نے آگے چلنے میں بھلائی جانی

وہ برائی میرے پیچھے چلی آ رہی تھی

دانین نام ہے نہ تمہارا؟

وہ آپ سے تم پر آ گیا تھا میرے تو ہوش اڑ گئے

میں ایک دم سے رک گئی

اسے میرا نام کیسے پتہ ہے؟

اول درجے کا لفنگا ہو گا ویسے بھی گھر دور نہیں ہے

میں نے گہری سانس لیتے ہوئے خود کو تسلی دی اور تیز تیز چلنے لگی

اس کی بھی رفتار بڑھ گئی

اس بدمعاش کو اپنے پیچھے آتا دیکھ میں نے بھاگ کر گھر جانے کا ارادہ کر لیا میں نے بھاگتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا میرا تو دماغ ہی گھوم گیا یہ تو حد ہی ہو گئی یہ تو میرے پیچھے بھاگ رہا ہے

میں دروازے پر پہنچ کر زور زور سے بیل بجانے لگی میری خوف سے حالت خراب ہو رہی تھی وہ بھی دروازے تک آ چکا تھا

میں نے اسے دیکھتے ہوئے زور زور سے دروزہ پیٹنا شروع کر دیا

اوہو کیا ہو گیا ہے

آخر کار امی نے دروازہ کھولا بھاگنے کی وجہ سے میرا سانس چڑھ گیا تھا

کیا ہوا ہے دانین؟

امی مجھے بغور دیکھنے لگیں

وہ لفنگا میرا پیچھا کر رہا

کون؟

امی نے دروازے سے منہ باہر نکال دیکھا

سامنے خوبرو نوجوان سینے پر ہاتھ بندھے مسکرا رہا تھا

باصم

امی بے تحاشہ خوش ہوئی اور میں نے حیرت سے اس لفنگے کو دیکھا

سلام خالہ

امی نے باصم کے ماتھے پہ بوسہ دیا اندر چلو بیٹا

باصم۔۔۔اس باصم کے بچے کو چھوڑوں گی نہیں۔

امی یہ مجھے تنگ کر رہا تھا

بیٹا اندر آؤ

امی میری بات ان سنی کر کے اپنے بھانجے کو لے کر اندر جا چکی تھیں

میں اندر آئی تو باصم بڑے مزے سے صوفے پر بیٹھ کر مجھے تنگ کرنے کا قصہ امی کو سنا رہا تھا

خالہ میں تو دیکھ کر پہچان گیا تھا دانین کو

تم نے مجھے کیسے پہچانا جب کے تم مجھے دس سال بعد دیکھ رہے ہو

میں اپنا بیگ سائیڈ پر رکھ کر سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گئی

دس سال بعد دیکھ رہا ہوں پچاس سال بعد نہیں جو پہچان نہ سکوں

باصم نے اطمینان سے جواب دیا مجھے انتہا کی حیرت ہوئی

پھر بھی نہ تو تم نے میری ابھی والی کوئی فوٹو دیکھی نہ تو میں بچی ہوں اور اب تو میں کافی چینج ہو گئی ہوں۔

تمہاری سوچ بلکل صحیح ہے کیونکہ نہ تم نے مجھے فیسبک پر ایڈ کیا نہ تو واٹس ایپ پر، اب میں نے تمہیں دیکھا کیسے اس کا جواب کیسے ڈھونڈیں۔

باصم نے چٹکی بجائی جیسے اسے کچھ یاد آیا ہو

ہاں خالہ نے تمہاری فوٹو بھیجی تھی

اب یہ نہ پوچھ لینا کیوں

مجھے کہنے میں شرم آتی ہے

باصم نے معصومیت سے کہا لہجے میں شرارت چھپی تھی میں تو تلملا کر رہ گئی

آپ کو پتہ ہے عابدہ خالہ میں بچپن میں اسے کاکروچ سے ڈرا کر بھگاتا تھا اور آج بنا

کاکروچ کے بھگایا ہے اسے

باصم کو ہنسی کا دورہ پڑ گیا تھا مجھے وہ سخت زہر لگ رہا تھا

بچپن میں تمہارے ہاتھ میں کاکروچ ہوتا تھا اور آج تمہارا منہ کاکروچ جیسا بن چکا ہے

میرے تڑخ کر بولنے پر بھی وہ ڈھیٹ بنا ہنستا رہا امی تو مجھے ایسے دیکھ رہی تھیں جیسے ابھی

قتل کر دیں گی میرا

چلو بیٹا میں تمہیں تمہارا کمرہ دکھا دوں

امی نے بات بدلنا چاہی

خالہ یہ میرا گھر نہیں ہے ؟ آپ مجھے بتائیں میرا کمرہ کونسا ہے میں خود چلا جاؤنگا۔

باصم نے بڑی اپنائیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا

امی نے کمرے کی طرف اشارہ کیا باصم اٹھ کر جا چکا تھا

اس کے جاتے ہی میں نے شکر ادا کیا چلتا پھرتا ٹارچر

یہ کوئی طریقہ ہوتا ہے بات کرنے کا؟

امی کا غصہ ساتویں آسمان پہ تھا

واہ امی واہ اس نے جو کیا وہ ٹھیک تھا؟ اور وہ کیا کہہ رہا تھا آپ نے میری فوٹو کیوں بھیجی

تمہارے رشتے کے لیے

بہت سادہ سے انداز میں کہا گیا میں اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی

کیا یہ بات باصم کو پتہ ہے امی؟

امی نے نرمی سے میرے ہاتھ تھامے

ہاں باصم کو پتہ ہے دانین وہ یہاں اسی لیے آیا ہے کہ تم اس کو قبول کر لو

دیکھو میں تم سے ابھی نہیں کہہ رہی کہ تم اس سے شادی کر لو

تم باصم کو دیکھ لو اس کو جان لو میں ایک ماہ بعد پوچھوں گی تمہیں باصم قبول ہے

میری بے زاری عروج پر تھی میں بنا کچھ کہے اپنے کمرے میں آگئی تھی۔

کچھ سال پہلے امی سے خالہ نے میرا رشتہ مانگا تھا

میں نے صاف انکار کر دیا تھا پر میں یہ نہیں جانتی تھی کہ باصم مجھ سے ہاں بلوانے کے لیے

حیدر آباد سے کراچی آجائے گا

مجھے باصم کسی حال میں قبول نہیں۔

صبح میں تیار ہو کر اپنے کمرے سے نکلی تو حیرت سے میری آنکھیں پھٹ گئی

باصم نے ناشتہ بنایا تھا امی اس کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی تھیں جیسے میرا ہی انتظار کیا

جا رہا تھا

وہاں کیوں کھڑی ہو دانین آؤ ناشتہ کر لو

باصم نے مسکراتے ہوئے بہت اپنائیت سے کہا اس کا یہ انداز دیکھ کر مجھے اس پر شک

ہونے لگا تھا

میں نے جیسے تیسے ناشتہ کیا

اوکے امی میں چلتی ہوں مجھے بہت دیر ہو رہی ہے اللہ حافظ

امی نے جواباً اللہ حافظ کہا میں باصم کو نظر انداز کر کے وہاں سے جانے لگی

تم جاؤ گی کیسے

چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ کے وہ بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا

ایک تو اسے مجھے آواز دے کر روک لینے کا پتہ نہیں کیا شوق تھا (لفنگا کہیں کا)

بس یہ رکشہ سے

مروتاً مسکرا کر جواب دیا

دل تو چاہ رہا تھا اپنا بیگ اس کے سر پر مار کر بھاگ جاؤں پر ہائے میرا اخلاق

تم میرے ساتھ چلو میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔

ہاں بیٹا تم باصم کے ساتھ چلی جاؤ

امی کے چہرے پر خوشی اور اطمینان کے تاثرات تھے

امی میری دوست بھی میرے ساتھ چلے گی

میں نے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے انکار کیا۔

تو ہم اس کو بھی ساتھ لے لیں گے ویسے بھی مجھے لڑکیوں سے بات کرنے میں شرم آتی ہے

تم بولو اپنی دوست کو ہمارے ساتھ چلے ٹھیک ہے اب چلو

اللہ حافظ خالہ

باصم میرا جواب سنے بنا ہی باہر چلا گیا وہ میری سوچ سے بھی زیادہ ڈھیٹ تھا۔

میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں بچا تھا میرے سارے بہانے فلاپ ہو چکے تھے

میں بھی پیر پٹختی باصم کے پیچھے ہولی

ہم لفٹ کا انتظار کر رہے تھے کہ حریم بھی آگئی

سوری میں لیٹ ہو گئی

مجھ سے ملتے ہی اس نے معزرت کرلی

اب معزرت کرنے کے بجائے جلدی چلو

میں نے لفٹ کی طرف اشارہ کیا

حریم بھی اسی اپارٹمنٹ میں ففتھ فلور پر ہی رہتی تھی

ہم باتیں کرتے ہوئے پارکنگ ایریا میں آگئے

باصم نے ہمیں کار میں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا

ہم دونوں پیچھے بیٹھ چکے تھے

ویسے یہ ہے کون؟

آخر حریم نے پوچھ ہی لیا اب کیا جواب تو دینا ہی تھا

میرا کزن ہے

میں نے سرسری سا جواب دیتے ہوئے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا

میرا نام باصم ہے اور آپ کا؟

باصم نے بیک ویو مرر سیٹ کرتے ہوئے بڑے دوستانہ انداز میں کہا

میں حریم ہوں دانین کی بیسٹ فرینڈ

حریم نے بھی جواب دینے میں کوئی دیر نہ کی۔

مجھے تو یقین نہیں آ رہا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے اس نے کہا تھا "مجھے لڑکیوں سے بات کرنے میں شرم آتی ہے" اور اب ساری شرم و حیا بھول کر کیسے باتیں کر رہا تھا (بے شرم)

۔

آپ یہاں کتنے دن رکیں گے ؟

حریم نے بھی اسی دوستانہ انداز میں پوچھا

جب تک دانین ہاں نہیں کرتی

باصم نے بیک ویو مرر سے دیکھتے ہوئے کہا

دانین ہاں نہیں کرتی مطلب ؟

حریم کبھی مجھ تو کبھی باصم کو دیکھ رہی تھی

پتہ نہیں اسے سچ میں سمجھ نہیں آیا یا جان بوجھ کر نہ سمجھ بن رہی تھی

وہ مجھے کہنے میں شرم آتی ہے

اب آپ اتنا کہہ رہی ہیں تو بتاتا ہوں

ہماری شادی کے لیے۔۔

باصم نے شرمانے کی ناکام کوشش کی تھی

اواچھاااا

حریم مزے سے بولی تو میں تلملا گئی

یہ تماری کیسی شرم ہے بے شرموں کی طرح سب بتا بھی رہے ہو اور شرمانے کی اداکاری بھی کر رہے ہو

تم اول درجے کے بے شرم ہو، میں تمہارا خون کر دونگی

میرا غصہ ساتویں آسمان پر تھا

یکدم کار رک گئی

میرا خون بعد میں کرنا پہلے جا کر بچوں کو اے فار ایپل پڑھاؤ

باصم مسکراہٹ دبائے مجھے دیکھ رہا تھا اس وقت وہ مجھے زہر لگ رہا تھا پہلے ہی کافی دیر ہو چکی تھی اب اس سے لڑ کر مجھے مزید لیٹ نہیں ہونا تھا

بعد میں دیکھ لوں گی تمہیں۔

میں نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا پر وہ ڈھیٹ کا ڈھیٹ ہی تھا

حریم تم اسے لے کر جاؤ ورنہ یہ نان اسٹاپ مجھ سے لڑتی رہے گی

وہ بڑی آسانی سے آپ سے تم پر آگیا تھا

یہ کتنا تیز ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے تمہیں آپ کہہ کر مخاطب کر رہا تھا اور اب سیدھا تم پر آگیا ہے

ہاں تو اب حریم میری بھی دوست ہو گئی سمپل

حریم کے کچھ کہنے سے پہلے ہی باصم کندھے اچکا کر بولا

توبہ

چلو حریم

کار کا دروازہ دھڑام سے بند کرتے میں باہر نکلی حریم بھی میرے پیچھے آچکی تھی .

❀❀❀

دانین کیسی ہے؟

فون کی دوسری طرف بڑے پیار سے پوچھا گیا

آصفہ ہر دوسرے دن عابدہ کو فون کر کے ان کی خیریت پوچھ لیا کرتی تھیں

عابدہ اور آصفہ کو بات کرتے ہوئے تقریباً آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا اس دوران انہوں نے کئی بار عابدہ سے دانین کا پوچھ تھا

دانین بلکل ٹھیک ہے۔سب کا پوچھ رہی ہو باصم کا نہیں پوچھو گی؟

عابدہ جتا کر بولیں تو آصفہ ہنس پڑی

اس کا کیا پوچھوں تمہارے پاس ہے تو وہ ٹھیک ہی ہو گا۔اور بتاؤ وہ دانین کو تنگ تو نہیں کر رہا؟

نہیں بھئی باصم تو ہمارا بہت خیال رکھتا ہے۔

عابدہ کے لہجے میں محبت ہی محبت تھی

دوسری طرف آصفہ نے شکر کا سانس لیا

❀❀❀

آج گھر کیوں اتنا جلدی جا رہی ہو؟

مجھے عجلت میں بکس سمیٹتے دیکھ حریم نے پوچھا

اس لیے کہ باصم کا کوئی بھروسہ نہیں وہ مجھے لینے آئے گا،اس لیے جلدی جا رہی ہوں

میں نے تھکے ہوئے انداز میں کہا میں باصم کے آنے سے پہلے گھر جانا چاہتی تھی

پر اس نے ایسا کہا تو نہیں تھا کہ تمہیں لینے آئے گا؟

اس کو مجھے تنگ کرنا ہوتا ہے اس لیے وہ مجھے تنگ کرنے ضرور آئے گا۔

میں باہر نکلی تو پس منظر کچھ اور ہی تھا،

مجھے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

باصم اپنی کار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا جیسے میرا ہی انتظار کر رہا ہو۔

چہرے پر مسکراہٹ سجائے مجھ دیکھ کر وہ ہاتھ ہلانے لگا۔

میں اسے اگنور کر کے آگے بڑھ گئی،

باصم بھی میرے پیچھے چل پڑا

رکو کہاں جا رہی ہو؟ گاڑی میں بیٹھو۔

اس نے پچھے سے آواز دے کر مجھے روکنا چاہا میں نے غصے سے مڑ کر دیکھا

تمہاری گاڑی میں بیٹھنے سے بہتر ہے کہ میں پیدل ہی یہ بک پڑھتی ہوئی چلی جاؤں

میں بک کھول کر پڑھتے ہوئے تیز چلنے لگی اس وقت مجھے باصم کی کوئی بات نہیں سننی تھی

ایسے ہی روڈ پر بک پڑھتے ہوئے چلو گی تو گھر نہیں سیدھا ہاسپٹل پہنچ جاؤ گی۔ ہاسپٹل بھی مجھے ہی لے جانا پڑے گا۔

باصم بڑی معصومیت سے بولا

اسی وجہ سے میں تمہارے ساتھ نہیں جارہی ہوں مجھے پتہ ہے تم گاڑی میں بھی یہی بکواس کروگے

ویسے بھی میں اپنی منزل تک پہنچ جاؤنگی۔

میں نے تڑخ کر جواب دیا تو کچھ پل کو وہ چپ سا ہو گیا

اور میری منزل تم ہو

باصم بڑبڑایا۔ میرے غصے میں اضافہ ہوا

واٹ ؟؟؟

میں رک گئی اور غصے سے اسے دیکھنے لگی تو باصم گڑبڑا گیا

آئی مین میں بلکل چپ رہوں گا کچھ نہیں کہوں گا

یہ دیکھو میں ہاتھ جوڑ کر تم سے ریکویسٹ کر رہا ہوں، پلیز میرے ساتھ چلو میں بکواس نہیں کروں گا۔

پکا کوئی بکواس نہیں کروگے ؟

میں نے ایک بار پھر پوچھا

پکا اب چلو نہ

اس نے سنجیدگی سے کہا میں پل بھر کے لیے اس کے سارے کارنامے بھول چکی تھی

میں نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے ساتھ چل پڑی۔

❁❁❁

آصفہ نے ایک ہاتھ میں فون پکڑا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے کپڑے استری کر رہی تھیں

میرے کپڑے استری ہو گئے؟ قریش نے آواز دی

نہیں ہوئے۔۔اچھا عابدہ میں بعد میں بات کرتی ہوں اللہ حافظ۔

آصفہ فون رکھتے ہی جلدی جلدی کپڑے استری کرنے لگیں۔

ابھی تک کپڑے استری نہیں ہوئے کمال ہے۔اور میرا موبائل کہاں ہے

قریش بھی ادھر ہی آ گئے

وہ میرے پاس ہے میں عابدہ سے بات کر رہی تھی میرے موبائل کی بیٹری لو ہو گئی تھی تو

آپ کا موبائل اٹھالیا۔

آصفہ نے قریش کی جانب موبائل بڑھایا

میرے موبائل کی بیٹری بھی لو کر دی تم نے پر تمہاری باتیں ختم نہ ہوئی۔

قریش مصنوعی غصے سے بولے

تو آپ کونسے بل گیٹس ہیں جو تھوڑی دیر فون نہ چلے تو کروڑوں کا نقصان ہو جائے گا؟

عابدہ نے بھی اسی انداز میں جواب دیا تو قریش ہنس پڑے۔

❀❀❀

ایسا کرتے ہوئے پورا ایک ماہ ہو گیا تھا۔

باصم روز مجھے گھر سے اسکول اور اسکول سے گھر ڈراپ کرتا تھا اس دوران اس کی بکواس باتیں الگ سے تنگ کرتی تھیں مجھے، میں نے ارادہ کر لیا تھا کچھ بھی ہو جائے اب میں باصم کے ساتھ نہیں جاؤنگی، اور وہ ہمارے گھر سے چلا جائے۔

بیٹا اتنا جلدی کیسے آگئی؟

امی نے پریشانی سے پوچھا

وہ میں جن سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی پر وہ پیچھا چھوڑتا ہی نہیں ہے۔

میں نے تیش سے بیگ کو صوفے پر پھینک دیا امی میرے سامنے آکر کھڑی ہو گئیں

کون؟؟؟؟

امی نے سوالیہ نظروں سے مجھے دیکھتے ہوئے پوچھا

آپ کا لاڈلا باصم

میں نے غصے سے کہا

کہاں ہے وہ؟

امی پریشانی سے پوچھنے لگی ان کو میری کوئی فکر نہیں تھی ابھی بھی اپنے لاڈلے کی پڑی تھی

ایسے جیسے میں نے اسے قتل ہی کر دیا ہو

مجھے چھوڑ کر آفس چلا گیا آپ نے اس عذاب کو یہاں رہنے کا کیوں کہا، وہ ہاتھ منہ دھو کر میرے پیچھے پڑا ہے۔

میں پھٹ پڑی۔اب میں اور برداشت نہیں کر سکتی تھی اسے۔

بیٹا ایسے نہیں بولتے۔

امی نے دکھی لہجے میں کہا۔

میں نے امی کو صوفے پر بٹھایا اور خود نیچے ان کے سامنے بیٹھ گئی

امی ایسے ہی بولتے ہیں کیوں میرے پیچھے پڑا ہوا ہے ایک مہینہ ہو گیا ہے اب تک اس کی کمپنی نے اسے گھر نہیں دیا؟امی اب بہت ہو گیا اسے یہاں سے جانے کا کہہ دیں اور میری طرف سے اس کے لیے آج بھی انکار ہے۔بس وہ یہاں سے چلا جائے۔

امی کا ہاتھ تھام کر میں نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی امی دکھی تھیں پر اس وقت مجھے باصم سے چھٹکارا پانے کی ضد تھی

وہ میری بہن کا بیٹا ہے دانین وہ میرے لیے بہت عزیز ہے۔میں اسے ایسے کیسے کہہ دوں کہ چلا جائے۔

امی نے میرے ہاتھ کے اپر اپنا ہاتھ رکھ کر التجا کی تھی مجھے پتہ نہیں کیوں بہت دکھ ہوا میں

اپنا ہاتھ چھڑا کر اٹھ گئی

آپ نے ہمیشہ اسی کو سپورٹ کیا ہے آپ اسے یہ تو کہہ سکتی ہیں کہ مجھ سے دور رہے کوئی

ضرورت نہیں گھر سے اسکول اور اسکول سے گھر چھوڑنے کی۔

یہ کہہ کر میں وہاں رکی نہیں سیدھا اپنے کمرے میں چلی آئی۔

دکھانے لگتا ہے منظر چراغ جلتا ہوا

کسی کا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکلتا ہوا

اک آنکھ دستکیں دیتی ہوئی میرے دل پر

اک اشک شام کو سورج کے ساتھ ڈھلتا ہوا

رات کے 9 بج رہے تھے امی لاؤنج میں پریشان بیٹھی باصم کا انتظار کر رہی تھیں

اور میں کچن میں اپنے لیے چائے بنانے میں مصروف تھی۔

تبھی باصم آیا اور امی کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ایسے جیسے اسے پتہ ہو کہ امی کیوں پریشان ہیں

خالہ مجھے میری کمپنی نے گھر دے دیا ہے یہ دیکھیں اسکی چابی۔

میں دل ہی دل میں بہت خوش ہوئی شکر جان چھوٹی۔

بیٹا پر تم یہی رہو

امی نے باصم کے سر پر ہاتھ پھیرا یہ منظر دیکھ کر میں بھی چپ نہ رہ سکی

امی جا رہا ہے تو اسے جانے دیں نہ

میں نے کچن سے آواز لگائی

خالہ میں آتا جاتا رہوں گا ایسے اچھا نہیں لگتا اور دانین کا جواب بھی مل گیا اب میرا چلے جانا ہی بہتر ہے۔

اس سے پہلے کہ امی کچھ کہتی باصم تسلی آمیز انداز میں بولا

پر بیٹا

نہیں خالہ مجھے بولنے دیں

باصم نے امی کے ہاتھ تھام کر انہیں کہنے سے روکا

میری شادی کی زمہ داری ابھی آپ کے ہاتھوں میں ہے میرے لیے کوئی اچھی سی لڑکی ڈھونڈیئے گا

باصم نے مسکرا کر کہا تو امی کی آنکھوں میں آنسوں آگئے

اچھا اب آپ ایموشنل نہ ہوں میں ابھی نہیں جا رہا ایک ہفتے بعد جاؤنگا

یہ بات باصم نے زور سے کہی تھی جیسے اسپیشلی مجھے بتا رہا ہو۔

دل کرتا ہے اس کا قتل کر دوں

میں غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

میرا بیٹا

امی نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا ان کی نظر ایک شاپر پر پڑی جو باصم اپنے ساتھ لایا تھا

یہ کیا ہے بیٹا؟

امی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

اس میں کلرز ہیں

باصم نے شاپر امی کو دکھائی۔

ایں مجھے تو لگا تھا گھر ملنے کی خوشی میں مٹھائی ہو گی کلرز کا سن کر

میرے تو ہوش ہی اڑ گئے کہیں یہ پہلے کی طرح میرے منہ پر تو نہیں لگائے گا۔

ایسا نہیں ہو سکتا

ہو بھی سکتا ہے اس کو دو بار ریجکٹ کیا ہے میں نے

شاید اس کا بدلہ لے

میں اپنے ہی خیالات میں الجھ گئی تھی

باصم اپنے کمرے میں جا چکا تھا

امی بھی جا رہی تھیں کہ ان کی نظر مجھ پر پڑی

اب خوش ہو گئی نہ تم وہ جا رہا ہے

امی نے غصے سے کہا تو میں اپنے خیالوں سے باہر آئی

خوش تو میں تب ہوتی جب وہ کل ہی چلا جاتا

اور یہ کلرز کیوں لیا ہے وہ

میں نے منہ بنا کر کہا

تمہارے منہ پر لگانے کے لیے

امی بھی غصے میں کہہ کر جا چکی تھی میں منہ کھولے وہی کھڑی رہ گئی

یہ نہیں سدھرے گا اس بار اس نے ایسی کوئی حرکت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

❀❀❀

صبح کے 7:00 بج رہے تھے آسمان کو بادلوں نے گھیر رکھا تھا صبح کی ٹھنڈی ہوا میں چائے کی خوشبو گھلی تھی

امی کچن میں ناشتہ بنا رہی تھیں

باصم ڈائننگ ٹیبل پر مزے سے ناشتہ کر رہا تھا میں بھی ناشتے کے لیے بیٹھ گئی

یہ صبح صبح کس زہر آدمی کو دیکھ لیا

باصم سے نظر ملتے ہی میں بڑ بڑائی

نظر نظر کی بات ہے کسی کو زہر لگتا ہوں کسی کو شہد

باصم نے میری بڑبڑاہٹ کا جواب دیا۔

اللہ معاف کرے پتہ نہیں کس کو یہ کاکروچ شہد لگتا ہے

میرا اتنا کہنا تھا کہ باصم بیچارا لاجواب ہو گیا۔

امی میں لیٹ ہو رہی ہوں آپ پلیز باصم کو بولیں جلدی ناشتہ کرے

میں نے ناشتہ کر کے امی سے کہا۔

بیٹا کل تم نے ہی منع کیا تھا کہ باصم کو تم سے دور رکھوں تو اچھا یہی ہو گا کہ تم خود چلی جاؤ

امی نے تو سیدھا باہر کا راستہ دکھا دیا تھا میں حیرت سے امی کو دیکھنے لگی۔

جی امی؟

اس بار میں خود لاجواب ہو چکی تھی اور شرمندہ بھی امی نے تو ذرا خیال نہ کیا۔

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

چلو جلدی کرو دیر ہو رہی ہے۔

امی مجھے دروازے تک لے آئیں بس دھکے مارنے کی کسر رہ گئی تھی۔

باصم سب کچھ نظر انداز کیے ناشتہ کرنے میں پوری طرح مصروف تھا

او کے اللہ حافظ

میں بیچارگی میں کہتی وہاں سے چلی گئی

❀❀❀

ان دو چار دنوں میں میں نے باصم کی بکواس بلکل نہیں سنی تھی جانے کیوں میں اس کی بکواس کو مس کر رہی تھی, اب نہ تو وہ مجھے تنگ کرتا تھا نہ کوئی مذاق، ہم ایک ہی گھر میں بلکل اجنبی بن چکے تھے ایک دوسرے کے لیے، شاید وہ سدھر گیا تھا بدل گیا یا پھر میرے جذبات واحساسات اس کے لیے بدل گئے تھے۔

کیا ہوا دانین؟

حریم میرے پاس آ کر بیٹھ گئی تو میں مسکرا دی

کچھ بھی نہیں

میں نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

پھر اداس کیوں بیٹھی ہو؟

حریم نے سوالیہ نظروں سے مجھے دیکھا

میں اور اداس ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔

میرا قہقہہ بے ساختہ تھا حریم بے چاری چپ سی ہو گئی

اور باصم کیسا ہے؟

حریم نے ایک اور سوال کیا۔

تم اس کا بڑا پوچھ رہی ہو اتنا خیال کبھی میرا بھی کیا کرو۔

میں خفا سی ہو گئی

اتنے دنوں سے نظر نہیں آیا نہ۔۔

حریم نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی میں غور سے اسے دیکھنے لگی۔

تمہیں کیوں نظر آئے وہ ہاں ں ں؟

میں نے گھور کر حریم کو دیکھا

افففف دانین عجیب پاگل لڑکی ہو تم بھی۔

حریم بکس اٹھا کر کلاس کی طرف چلی گئی میرا دل و دماغ عجیب الجھن کا شکار تھا۔

❁❁❁

خالہ میں جا رہا ہوں آفس اللہ حافظ۔

اللہ حافظ بیٹا۔

عابدہ کو ہلکا سا چکر آ گیا وہ گرنے ہی لگی تھیں پر باصم نے انہیں تھام لیا۔

خالہ کیا ہوا؟

باصم عابدہ کو بٹھا کر پانی لینے گیا وہ بہت پریشان ہو گیا تھا

کچھ نہیں بیٹا تم جاؤ میں ٹھیک ہوں اب۔

عابدہ نے پانی کا گلاس لیتے ہوئے کہا

آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی

باصم نے پریشانی سے ان کی پیشانی کو چھو کر دیکھا

خالہ آپ کو تو بہت تیز بخار ہے میں ابھی ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔

باصم ڈاکٹر کو فون کرنے لگا۔۔

❁❁❁

میں ڈور بیل بجا رہی تھی پتہ نہیں کیوں آج امی کو دروازہ کھولنے میں اتنی دیر لگ رہی تھی

تم آفس نہیں گئے؟

میں نے اندر داخل ہوتے ہی سوال کیا۔دروازہ باصم نے کھولا تھا

نہیں وہ۔۔

باصم ابھی بول ہی رہا تھا کہ میں نے اس کی بات کاٹ دی۔

یہ کون ہیں باصم؟

ڈاکٹر کو دیکھ کر میں نے باصم سے پوچھا ڈاکٹر کو یہاں دیکھ کر مجھے گھبراہٹ سی ہونے لگی تھیں

اس سے پہلے کہ باصم کچھ کہتا ڈاکٹر صاحب خود ہی باصم کے پاس چلے آئے۔

She's fine

بس بخار اور بی پی لو ہونے کی وجہ سے ان کو چکر آرہے تھے یہ کچھ دوائیاں ہیں ان ٹائم ٹو ٹائم یہ دوائیاں دینی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب اور بھی کچھ ہدایات دے رہے تھے میں وہاں رکی نہیں تھی بھاگ کر امی کے کمرے میں جا پہنچی تھی

امی،

میں نے انہیں آواز دی پر وہ سو رہی تھیں میری آنکھوں میں آنسوں آگئے میں ان کے پاس بیٹھ کر کتنی ہی دیر انہیں دیکھتی رہی۔۔۔

باصم کمرے میں آگیا تھا میں نے غصے سے اسے دیکھا اور باہر آنے کا کہہ کر کمرے سے نکل گئی

باصم تم اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہو امی کی طبعیت خراب تھی تو تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا۔

تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی تم بہت لاپرواہ انسان ہو تم نے

مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا تم بہت بہت بہت لاپرواہ انسان ہو

میرا سارا غصہ آنسوؤں میں بدل چکا تھا

بس ہو گیا تمہارا۔۔۔۔۔اب میری سنو تمہیں فون کرنے سے کیا ہوتا؟ تم ڈاکٹر تو نہیں

ہو جو تم خالہ کا علاج کرتی اس وقت مجھے ڈاکٹر کو فون کرنا صحیح لگا نہ کہ تمہیں اور ہاں ہوں

میں لاپرواہ۔

باصم پہلی بار اتنے غصے میں بول رہا تھا پہلی بار وہ غصہ کر رہا تھا میرے آنسو اور تیزی سے

بہنے لگے۔

کہاں جا رہے ہو؟

باصم کو جاتا دیکھ میں نے پوچھ لیا

یہ دوا لینے جا رہا ہوں تم خالہ کے پاس جاؤ میں آتا ہوں۔

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

اس نے دھیمے لہجے میں کہااب کی بار اس کا غصہ کہیں غائب ہو گیا تھا میں اثبات میں سر ہلا

کرامی کے کمرے میں چلی گئی

میں امی کا ہاتھ پکڑے بیٹھ تھی کہ ڈور بیل بجنے لگی۔

میں نے دروازہ کھولا تو سامنے باصم تھا

یہ دوائی ہے شام کو خالہ کو دینی ہے ۔

باصم نے میرے ہاتھ میں دوائیاں تھمائی۔

تم نے کچھ کھایا؟

باصم نے اچانک ہی سوال کر لیا تھوڑی دیر پہلے تو وہ بہت غصے میں تھا اور اب اتنا سنجیدہ۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔

میں نے منہ بنا کر جواب دیا اس کا غصہ کرنا مجھے بلکل اچھا نہیں لگا تھا۔

دیکھو دانین اگر تم کھانا نہیں کھاؤ گی تمہارے لیے بھی ڈاکٹر بلوانا پڑے گا اور میں تمہارے

لیے باہر سے کھانا لایا ہوں۔

سنجیدگی میں کہتے ہوئے باصم ہنسنے لگا

اچھا صرف میرے لیے؟

میں نے اس سے کھانے کی شاپر لی اور کچن میں چلی گئی۔

مطلب میں بھی کھاؤں گا اور سوری مجھے تم سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی

باصم بھی کچن میں چلا آیا مجھے حیرت ہوئی پہلی بار وہ اپنی کی گئی کسی بات پر معزرت کر رہا تھا

اور معزرت بھی مجھ سے؟

تم نے کبھی اپنی غلطی پر مجھ سے معافی نہیں مانگی آج تم مجھ سے معافی مانگ رہے ہو آج

جب کہ تمہاری کوئی غلطی بھی نہیں تھی.

I'm sorry for everything

باصم کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

میں نے بھی اس سے معزرت کر لی جب وہ کر سکتا ہے بنا کسی غلطی کہ تو میں بھی کر سکتی

ہوں اس کی معافی سے میں پگھل چکی تھی اتنا تو بنتا ہی تھا۔

دانین تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ یہ ڈاکٹر کو بلاؤں ؟

باصم کو جیسے یقین ہی نہیں آرہا تھا اتنی حیرانگی وہ میرا چہرہ تکے جارہا تھا۔

پھر سے تمہاری بکواس شروع ؟

میں کھانا نکال کر ڈائننگ روم میں چلی گئی باصم بھی پیچھے ہی آیا تھا۔

❁❁❁

رات کے آٹھ بج رہے تھے میں اور باصم امی کے کمرے میں تھے

امی آپ کی طبیعت کیسی ہے ؟

ایک بار پھر میری آنکھوں میں آنسوں آنے لگے تھے

مجھے کیا ہو گا میں بلکل ٹھیک ہوں دانین۔

امی نے مسکراتے ہوئے کہا

اچھا امی ابھی آپ آرام کریں

تم جاؤ میں خالہ کے ساتھ ہوں

باصم نے امی کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا میں نے نفی میں سر ہلا دیا

تم جاؤ میں امی کے ساتھ ہوں

دیکھو دانین ! ایسا کرتے ہیں دونوں ہی خالہ کے ساتھ رک جاتے ہیں

باصم مسئلے کا حل نکال کر آرام سے بیٹھ گیا مجھے ویسے بھی امی کے پاس رہنا تھا تو میں مزید کچھ کہے بنا وہیں بیٹھی رہی

کافی دیر ہم یونہی خاموش بیٹھے رہے امی سو چکی تھیں۔

ویسے تم چاہو تو تم یہاں اس گھر میں رہ سکتے ہو۔

میں نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا میں نا جانے کیوں بہت شرمندہ ہو رہی تھی جو پہلے صحیح لگ رہا تھا وہ اب کیوں اتنا غلط لگ رہا تھا میں اتنی بے حس تو نہیں تھی

جب آپ کو محسوس ہو کہ آپ کی جگا کسی کی زندگی میں نہیں رہی

تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کو اس کی زندگی سے ایگزٹ کر لینا چاہیے۔

باصم کافی دلشکستہ اور سنجیدہ تھا مجھے اور زیادہ شرمندگی ہونے لگی

چھوڑو ان سب باتوں کو۔۔

شاید باصم نے میری شرمندگی محسوس کرلی اس نے مسکرا کر بات بدل دی میں مسکرا بھی نہ سکی

ایک بار پھر کمرے میں خاموشی چھا گئی

باصم صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہی سو گیا تھا میں ناشتہ بنانے چلی گئی

جب میں امی کے لیے ناشتہ لے کر آئی تو وہ جاگ رہی تھیں اور پہلے سے کافی بہتر لگ رہی تھیں۔

باصم وہاں نہیں تھا شاید اپنے کمرے میں چلا گیا تھا

آپ کا ناشتہ

میں نے ناشتہ امی کے سامنے رکھا

باصم کہاں ہے؟

امی پورے کمرے میں نظر دوڑائی

امی آپ ناشتہ کریں۔

میں نے ناشتے کی طرف اشارہ کیا۔

اس نے ناشتہ کیا

امی کے سوال ختم نہیں ہو رہے تھے میں سر پکڑ کر بیٹھ گئی

وہ اپنے کمرے میں ہے پہلے آپ کر لیں ناشتہ ،اس کے لیے میں بعد میں ناشتہ بنا دوں گی۔

اتنی بھی ظالم نہیں میں۔

میں نے ناک چڑھا کر کہا۔امی گھڑی کو دیکھنے لگی

اس کے کپڑے استری کر دو دا نین اس کو آفس بھی جانا ہے باصم کو کپڑے استری کرنا نہیں آتے۔

امی مسلسل باصم کے لیے پریشان ہو رہی تھیں کتنی فکر اور خیال تھا۔میں اثبات میں سر ہلا کر باہر آگئی۔

ساری دنیا کی بکواس آتی ہے بس استری کرنا نہیں آتی۔

میں بڑبڑاتی ہوئی اسکے کمرے کی طرف آچکی تھی

دروازہ آدھ کھولا تھا

دو بار ناک کرنے سے جب کوئی جواب نہیں آیا تو میں اندر چلی گئی

اندر کا نظارہ دیکھ کر میرا سر گھومنے لگا ایک منٹ کو میں سن ہو چکی تھی

ساری چیزیں بکھری پڑی تھیں کوئی چیز اپنی جگہ پر نہیں تھی۔

یہ کمرہ ہے یا چڑیا گھر میں نے اپنا سر پیٹ لیا

باصم وہاں بھی نہیں تھا میں غصے سے باہر چلی آئی مجھ سے ایک منٹ نہ رکا گیا وہ پتہ نہیں کیسے رہتا تھا" جنگلی کہیں کا"۔

ڈور بیل بجنے کی آواز آئی تو میں غصے سے سر جھٹک کر دروازہ کھولنے چلی گئی پر باصم وہیں تھا

باصم نے دروازہ کھولا تو سامنے حریم تھی

باصم دروازے سے ہٹ گیا تو حریم اندر آئی۔

وہ دانین نے بتایا کہ آنٹی کی طبیعت ٹھیک نہیں تو میں ان سے ملنے چلی آئی۔

حریم اندر آتے ہی ہچکچا کر کہنے لگی وہ کنفیوژڈ تھی

میں نے ابھی جواب دینے کو منہ کھولا ہی تھا کہ باصم بول پڑا

یہ تمہارا اپنا گھر ہے اس لیے تم جب چاہو آسکتی ہو اس لیے کسی وجہ کا ہونا ضروری تو نہیں۔

تم بیٹھو۔

باصم بڑے دوستانہ انداز میں کہہ رہا تھا اور حریم تو ایسے خوش ہو رہی تھی جیسے وہ باصم نہیں بلکہ شاہ رخ خان ہو میرا تو منہ کھلے کا کھلا رہ گیا

نہیں پہلے میں آنٹی سے مل کہ آتی ہوں۔

حریم نے مسکرا کر کہا باصم نے کندھے اچکا دیئے

امی اپنے روم میں ہیں۔

مجھے مجبوراً یاد دلانا پڑا کہ میں بھی یہاں ہوں دونوں مجھے اگنور کیے جا رہے تھے پتہ نہیں کیوں مجھے برا لگ رہا تھا

حریم مسکرا کر روم کی طرف چلی گئی اور باصم بھی اس کے پیچھے جانے لگا تھا

میں کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے اسکے سامنے کھڑی ہو گئی اس نے آبرو اچکا کر راستہ چھوڑنے

کا اشارہ کیا دل تو کیا ابھی اس کے سر پر سامنے رکھا گلدستہ دے ماروں

یہ کیا کہہ رہے تھے تم یہ اس کا اپنا گھر ہے؟

میں اسے گھورنے لگی کہ شاید اس کو کوئی شرم ہی آ جائے پر وہ بھی صدا کا بے شرم تھا

ہاں تو اس کا اپنا ہی گھر ہے۔

ڈھٹائی سے جواب دے کر وہ جانے لگا میں نے ایک بار پھر اس کا رستہ روک لیا

کس حساب سے؟

میں نے چہرے پہ مصنوعی مسکراہٹ سجا کر پوچھا

یہ گھر اس کی بیسٹ فرینڈ کا ہے اس حساب سے یہ گھر اس کا بھی ہوا

اس نے اطمینان سے جواب دیا اور پھر غور سے میرے چہرے کو دیکھا۔۔۔۔

پر تم اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو؟

باصم اپنی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے پر سوچ انداز میں مجھے دیکھ رہا تھا میں گڑبڑا سی گئی

میری مرضی میں جا رہی ہوں۔

میں نے منہ پھیر لیا تو وہ میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اب کی بار وہ بہت سنجیدہ لگ رہا

گھر چھوڑ کر؟

اس نے آہستگی سے کہا اس نے اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کی کوشش کی تھی جو کہ ناکام رہی

بھاڑ میں جاؤ باصم میں گھر جھوڑ کہ نہیں جا رہی امی کے روم میں جا رہی ہوں

اس کا قہقہہ بے ساختہ تھا میں اسے دھکا دے کر امی کے کمرے میں چلی آئی۔اور حریم کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگی۔

باصم کمرے میں آیا تو اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی، باصم نے ٹرے ٹیبل پر رکھ دیا میں تو حیران کن نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

بیٹا مجھے بھی چائے دینا۔

امی نے باصم سے کہا تو باصم نے ٹرے سے گلاس اٹھا کر انہیں تھما دیا۔

خالہ آپ کے لیے چائے نہیں فریش جوس ہے آپ یہ پیئیں گی۔

امی نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور جوس پینے لگی۔

یہ چائے تم نے بنائی ہے باصم ؟

حریم نے چائے سپ لے کر کہا میں چائے کو دیکھنے لگی کہ کہیں کوئی گڑبڑ تو نہیں۔

چائے بہت اچھی ہے۔

حریم سپ لیتے تعریف کرتی بہت بری لگی تھی مجھے

تھینک یو!

باصم نے ہلکا سا سر کو خم دیا۔

تمہاری شادی جس بھی لڑکی سے ہو گی وہ بہت خوش نصیب ہو گی۔

حریم کو چائے میں ناجانے کیا گھول کر پلایا تھا کہ وہ باصم کے گن گائے جا رہی تھی۔اور یہ شادی کی بات کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

بیٹا تمہارے منہ میں گھی شکر ویسے بھی میں باصم کے لیے لڑکی ڈھونڈ رہی ہوں۔

امی سے تو شادی کی بات پر رہا نہیں جاتا تھا باصم ایسے شر مارہا تھا جیسے وہ نئی نویلی دلہن ہو۔

میں دل ہی دل میں کڑھنے لگی۔

ہاں جیسے ڈھونڈنے سے مل جائے گی۔

میں نے آنکھیں گما کر جل کہ کہا

اسے چھوڑو تم یہ بتاؤ تمہیں باصم کیسا لگتا ہے؟

امی حریم سے پوچھنے لگی۔اس بات پر میں خود کو روک نہ پائی اور بے اختیار چیخ اٹھی۔

امی ی ی ی۔

یہ آپ میری دوست سے کس طرح کی بات کر رہی ہیں۔

میں اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی

آنٹی مجھ سے پوچھ رہی ہیں تم تھوڑی دیر کے لیے چپ رہو

حریم نے میرا ہاتھ کھینچ کر دوبارہ اپنے پاس بٹھالیا۔

میں باری باری ان سب کے چہرے دیکھنے لگی باصم چہرے پہ سنجیدگی طاری کیے خاموش بیٹھا رہا۔

دیکھیں آنٹی باصم بہت اچھا ہے کھانا بھی بنالیتا ہے اچھی جاب ہے میری طرف سے تو ہاں ہے۔

ایسے کیسے تمہاری طرف سے ہاں ہے؟ کوئی باصم سے بھی تو پوچھ لے۔

میں بھری ہوئی آواز میں بولی۔

تو ابھی پوچھ لیتی ہوں باصم کیا تمہیں میرا فیصلہ منظور ہے؟

امی تو آج کہ آج باصم کی شادی کرنے کو تیار تھیں

خالہ وہ کیا ہے کہ۔۔۔

باصم کچھ کہتے کہتے رک گیا

ہاں میری طرف سے ہاں ہے مجھے کوئی انکار نہیں۔

باصم کا جواب سن کر مجھے صدمہ لگا۔

یہ کیا کہہ رہے ہو پاگل انسان تم تو مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے اپنے لہجے کو ٹوٹنے سے بچانے کی ناکام کوشش کی میری آنکھیں چھلکنے کو تھیں۔

ہاں دانین میں تمہیں پسند کرتا ہوں پر تم نے مجھے ایک بار نہیں دو بار ریجکٹ کیا اس کے بعد بھی میں یہاں رہا کہ شاید تم مجھے قبول کر لو۔ لیکن اب میں سمجھ گیا ہوں کسی کی نہ کو زبردستی ہاں میں نہیں بدلا جا سکتا۔

وہ کس اطمینان سے یہ کہہ رہا تھا میں کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

مجھے لگا تم جیسے پہلے تھے ویسے ہی ہو۔

آخر کار میری آنکھیں چھلک پڑی اس وقت میرا غم و غصہ سے برا حال تھا۔

تب میں بچہ تھا دانین اور بچپن میں بچے شرارت نہیں کریں گے تو کون کرے گا لیکن اب کیا فائدہ تمہیں سمجھانے کا۔

باصم نے کندھے اچکا دیئے جانے کیوں باصم کی ان باتوں سے میرا دل دکھ رہا تھا

ہاں اب کیا فائدہ مجھے سمجھانے کا تم نے تو حریم کے لیے ہاں کر دی ہے

میں نے اپنے ہاتھ کی پشت سے آنسوؤں کو صاف کیا

پر میں ایسا ہونے نہیں دوں گی۔

میں اپنی جگہ سے اٹھ کر امی کے پاس چلی گئی۔

امی آپ نے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں باصم سے شادی کروں گی یا نہیں تو سب سن لیں

میری طرف سے ہاں ہے مجھے باصم قبول ہے۔

اور تم دونوں اب کر کے دکھاو شادی۔

میں نے انگلی دکھا کر وارننگ دی۔ سب ہنس پڑے میں شاکڈ سی انہیں دیکھنے لگی۔

آپ سب ہنس کیوں رہے ہیں؟

میں نے ناسمجھی سے پوچھا۔

بیٹا تم سے ہاں بلوانے کے لیے یہ سب ناٹک کروانا پڑا۔

امی نے ہنستے ہوئے کہا۔

تو حریم۔

میں نے حریم کو دیکھا جواب بھی ہنس رہی تھی۔

ہاں دانین میں اس ناٹک کا مین کردار ہوں اور یہ آئیڈیا میں نے ہی دیا تھا آنٹی کو

ابھی جب میں روم میں آنٹی کے پاس آئی تو وہ تمہارے اور باصم کے رشتے کو لے کر بہت پریشان تھیں۔

بس پھر ساری زمہ داری مجھے اپنے نازک کندھوں پر لینی پڑی اور دیکھ لو نتیجہ۔

اب تم پلیز یہ مت سمجھ لینا کہ مجھے پہلے سے ہی سب پتہ تھا مجھے بھی اس ناٹک کے دوران ہی پتہ چلا۔

خالہ نے مجھ سے حریم کے متعلق پوچھا تو میں حریم کے لیے انکار کرنے لگا تھا جب خالہ نے مجھے اشارے سے سمجھایا

میں سمجھ گیا یہاں یہ سب جو ہو رہا یہ خالہ اور حریم کا کوئی پلان ہے میں نے بھی اس ناٹک میں اپنا حصہ ڈال دیا۔

میرے گھورنے پر اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر صفائی دی۔

اتنی دیر سے مجھے بے وقوف بنایا جارہا تھا میں ناراضگی سے بولی۔

یہ مت سمجھنا کہ میں نے تمہاری وجہ سے ہاں کی ہے وہ تو میں نے امی کی وجہ سے ہاں کی۔

میں نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا امی نے میرے شانے پر ہلکی سی چپیڑ ماری۔

امی کی وجہ سے ہاں کی سب جانتی ہوں میں۔

امی نے میری نقل اتر کہ کہا تو ایک لمحے کو میں جھینپ سی گئی ایک بار پھر سب ہنسنے لگے۔

❀❀❀

پورا گھر سجا ہوا تھا آج دانین اور باصم کا نکاح تھا جو کہ بہت سادگی سے ہو رہا تھا

باصم کے ہاتھ میں ایک باکس تھا باصم سب سے بچ بچا کر دانین کے روم کی طرف آ گیا

دروازہ لاک نہیں تھا کچھ دیر پہلے حریم دانین کے روم سے باہر نکلی تھی۔

سرخ لہنگا مجھ پر اس قدر جچ رہا تھا کہ میں بار بار خود کو آئینے میں دیکھے جا رہی تھی میں آئینے

میں خود کو دیکھ رہی تھی جب باصم روم میں آیا اسے دیکھ کر میں پلکیں جھپکنا بھول گئی

سفید شیروانی میں وہ مجھے کسی ریاست کا شہزادہ لگا تھا

یہ کیا تمیز ہے باصم تم میرے روم میں گھس آئے ہو۔

میں نے اسے ہمیشہ کی طرح کچھ شرم دلانی چاہی مگر وہ بھی باصم تھا صدا کا بے شرم ڈھیٹ

بن کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔

تو کیا کروں بتاؤ یہ دینے آیا تھا۔

باصم نے ایک خوبصورت سا باکس میرے آگے بڑھایا پر میں اس باکس کو لینے کا کوئی

رسک نہیں لے سکتی تھی اس لیے میں نے باکس نہیں لیا۔

یہ کیا ہے؟

میرے سوال پر باصم نے سر پیٹ لیا۔

کاکروچ ہے اس میں۔

باصم کے جواب پر بمشکل میں نے خود کو چیخنے سے روکا تھا

نکلو یہاں سے اور اپنا یہ کاکروچ والا باکس بھی لے جاؤ

میں نے غصے سے کہا

دانین بات سنو میں مزاق کر رہا ہوں اس میں کاکروچ نہیں ہے خود ہی کھول کر دیکھ لو۔

باصم نے دوبارہ باکس میری طرف بڑھایا

پکانہ

اور اس بار اس کی معصوم سی شکل دیکھ کر میں نے وہ باکس لے لیا اب جب رشتہ جڑ رہا تھا تو

اس پر یقین کرنا فرض تھا میرا۔

میں نے جب باکس کھولا تو اس میں ایک نہایت ہی خوبصورت نیکلس تھا

یہ تو بہت خوبصورت ہے میں بے ساختہ بولی اور نیکلس اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے

جا کر کھڑی ہو گئی وہ مجھے ہی دیکھ رہا تھا۔

یہ میرے لہنگے سے میچ بھی ہے۔

میں خوشی سے چہک اٹھی اور وہ نیکلس پہن لیا۔

اف یہ لڑکیوں کی میچنگ

باصم بڑبڑانے لگا۔

ویسے ایک اور بھی چیز ہے

باصم کی بات سن کر میں اس کے سامنے آکر کھڑی ہوگئی۔

باصم میرے سامنے اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

باصم میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا

دنیا میں محبت کے اظہار کو کہے جانے والے الفاظ تو دیر میں تخلیق پائے۔

میں نے تمہیں انت الحیات اسی وقت محسوس کر لیا تھا

جب عالم ارواح میں ہماری روح نے ایک دوسرے کو بطورِ ساتھی چنا تھا۔

وہ شاعری اتنے خواب ناک انداز میں بول رہا تھا کہ میں اسے دیکھتی رہ گئی میرا دل چاہ رہا تھا

وہ یونہی بولتا رہے اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی آج مجھے پتہ چلا کہ وہ مسکراتے

ہوئے بہت دلکش لگتا ہے۔

باصم نے اپنی جیب سے گلاب کا پھول نکال کر میرے سامنے پیش کیا جسے میں نے ایک

سیکنڈ کی بھی تاخیر کیے بنا لے لیا۔

حریم کمرے میں آئی تو باصم کمرے سے باہر چلا گیا اور میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔

سب تیاریاں مکمل ہو چکی تھی مولوی صاحب آ چکے تھے

ہمارے درمیان موتیے اور گلاب کے پھولوں کی دیوار سی بنائی گئی تھی

ایک طرف باصم بیٹھا تھا اور ایک طرف میں بیٹھی تھی۔

نکاح شروع ہونے سے پہلے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں خالہ سے۔

ہاں بولو بیٹا

امی نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

مجھے کچھ چاہیے۔

باصم نے بھی اسی لہجے میں کہا میں تو سوچ میں پڑ گئی کہ باصم کیا کہنا چاہتا ہے آخر۔

آپ شادی کے بعد میرے اور امی کے ساتھ رہیں گی ویسے بھی کوئی تو ہو نہ جو میری سائیڈ لے۔

باصم بڑے لاڈ سے بولا یہ انوکھی فرمائش تھی اس کی جو مجھے بہت اچھی لگی

بیٹا میں اپنے داماد کے گھر کیسے رہ سکتی ہوں۔

امی نے باصم کو سمجھانا چاہا۔

بیٹے کے گھر تو رہ سکتی ہیں نہ؟

باصم نے مسکرا کر پوچھا تو امی کی آنکھیں نم ہو گئ

میرا بیٹا

امی نے باصم کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

باصم کے اس فیصلے سے آصفہ اور قریش بھی خوش ہوئے انہوں نے بھی دل ہی دل میں

اسے سراہا۔

مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کر دیا۔

دانین بنت اکرم کیا آپ کو باصم قریش کے ساتھ یہ نکاح قبول ہے۔

قبول ہے

میرے آنکھوں میں خوشی اور تشکر کے آنسوں تھے میں نے باصم کو دل سے قبول کیا تھا

زندگی ساری مشکلیں جیسے کہیں پیچھے چھوٹ گئی تھی ساری تھکاوٹ باصم کے ساتھ نے

سکون میں بدل ڈالی تھی زندگی خوشیاں لیے ہمارے سامنے کھڑی تھی باصم کا ہاتھ تھامے

میں زندگی کی خوشیاں سمیٹنے چل پڑی تھی

اچھے ہمسفر کا ساتھ انسان کو مشکل راستے میں بھی تھکنے نہیں دیتا۔

ختم شد

Novel Hi Novel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

# ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول پر

Www.NovelHiNovel.Com

Novel Hi Novel

السلائم علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959